

## Email

تاریخ: ۸ - ۳ - ۲۰۲۱  
 سائل: محمد سعید  
 عنوان:  
 فتویٰ نمبر: ۱۳ - ۲ - ۱۲۱  
 عیب:  
 سائل کا ای میل ایڈریس: Engr M Ubaid@gmail.com



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ غیریت سے ہوں گے۔

میں ایک نجی ادارے میں ملازمت کرتا ہوں۔

وال:

(1) آفس میں فارغ اوقات میں آفس کے کمپیوٹر کو یا اپنے موبائل کو تلاوت/مطالعہ کرنے، بیان سننے یا عصری علوم (متعلقہ و غیر متعلقہ) کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

(2) آفس کا وائی فائی اپنے ذاتی کاموں (فیس بک، واٹس ایپ، وغیرہ) کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

نوٹ:

مندرجہ بالا امور آفس کے معاہدے (ایپلائمنٹ لیٹر) میں موجود نہیں ہیں۔

03323665173

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصلياً

(1)۔۔۔۔۔ اگر آفس کے مالک کی طرف سے صراحتاً یا دلالتاً اجازت ہو، تو آپ کے لئے فارغ اوقات میں آفس کا کمپیوٹر یا اپنا موبائل تلاوت، مطالعہ اور بیان سننے یا عصری علوم کے لئے استعمال کرنا درست ہے۔  
 (2)۔۔۔۔۔ آفس کا وائی فائی مالک کی اجازت سے اپنے ذاتی کاموں کے لئے استعمال کرنا درست ہے، بغیر اجازت کے استعمال کرنا درست نہیں۔

لما فی الدرر مع الرد:

ولیس للمخاص أن یعمل لغيره ولو عمل نقص من آخرته

تقدره ما عمل

قوله: (وليس للمخاص أن يعمل لغيره) بل ولا أن يصلي النافلة.  
قال في التاترخانية: وفي فتاوى الفضلي وإذا استأجر رجلاً يوماً يعمل  
كذلك عليه أن يعمل ذلك العمل إلى تمام المدة ولا يشتغل بشيء آخر  
سوى المكتوبة. وفي فتاوى سمرقند: وقد قال بعض مشايخنا: له أن  
يؤدي السنة أيضاً. واتفقوا أنه لا يؤدي نفلاً.

(كتاب الإجارة، باب ضمان الأجير: 9/111، ط: شيدية)  
وفي شرح المجلة:

لا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك غيره بلا إذنه أو وكالة  
منه أو ولاية عليه، وإن فعل كان ضامناً.  
(رقم المادة: 44: 1/43، ط: دار الكتب العلمية)  
وفي الدر:

لا يجوز التصرف في مال غيره بلا إذنه ولا ولايته.

(كتاب الغصب: 4/332، ط: شيدية) فقط.

والله أعلم بالصواب  
كتبه: محمد شعيب غفرله  
المتخصص في الفقه الإسلامي  
بالجامعة الفاروقية بكر الشبي  
٢٣/٢/٤٣ هـ - ١٠/١١/٢١ م

اللهم صل على محمد  
وآله  
٥ ر ٤٣ هـ

الحمد لله  
صلى الله عليه وسلم  
٢٣/٢/٤٣ هـ

